ایک عمدہ رسالہ

اللہ جل جلالہ پر یقین

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

سید بختیار چشتی

خانقاہ عالیہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ خلیل پور چفری اٹرام پور نواب گنج الہ آباد

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُوْرَتُهٗ

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

انتساب

والدین

کے نام

جنہوں نے اس قابل بنایا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اس معبود حقیقی کے لیے اور حمد و صلوٰۃ اس کے برگزیدہ رسول جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ، جن کے صدقے و طفیل ہمیں اور آپ کو اللہ کی ذات کی معرفت ملی اور اس پر یقین و توکل کرنے طریقہ ملا ۔

یقین و توکل کا ذکر قرآن مقدس میں اتنی کثرت سے آیا ہے کہ اس کا ذکر اس مختصر مضمون میں کرنا ممکن نہیں ۔ ہم نمونے کے طور پر کچھ آیتیں ذکر کرتے ہیں ؛

اللہ رب العزت قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے :

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

یعنی کہ مسلمانوں کو اللہ ہی پر یقین کرنا چاہیے ۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے :

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

مطلب یہ کہ جو اللہ پر بھروسہ اور یقین کرے ، اللہ اس کے لیے کافی و وافی ہے اور اللہ جل جلالہ نے ایمان والوں کی صفت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا :

وَعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

یعنی کہ ایمان والے ہی اللہ پر توکل کرتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے یقین کو متعدد مقام پر ذکر کیا اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہی ہر چیز کی بنیاد اور اساس ہے ۔

بغیر یقین کے نہ ہی ایمان مکمل ہو سکتا ہے ، نہ ہی کوئی دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی عبادت ، اس لیے کہ ایمان کا مطلب ہی یہی ہے کہ ہمیں اللہ کے واحد و یکتا ہونے کا کامل یقین ہونا چاہیے ، اگر کسی کے اندر ایسا ہے جبھی اسے صفتِ ایمان سے متصف سمجھا جاے گا ، ورنہ نہیں ۔

اب جب کہ آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ یقین ہی ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے تو اب ہم یقین کے بارے میں تفصیلی گفتگو کا آغاز کرتے ہیں ۔

اولاً ہم یقین کی تعریف ، درجے اور اقسام کو ذکر کریں گے ،ثانیاً یقین کے متعلق کچھ قرآنی آیات کو زینتِ موضوع بنائیں گے ، پھر یہ قلم بند کریں گے کہ یقین کے عوامل کا انحصار کن چیزوں پر ہے ؟ یقین کے فوائد کیا کیا ہیں ؟ یقین میں زیادتی کیسے ہوتی ہے ؟

گزارش ہے کہ آنے والی بحثوں کو خوب غور سے پڑھیں اور اسے اچھی طرح ذہن و دماغ کے دریچے میں بٹھا لیں ۔

پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی اس کاوش کو قبول فرما کر اسے ہمارے لیے نجات کا ذریعہ بنا اور دوسروں کو اس سے معتد بہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے ۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم ۔

مبسملاً وَحامداً وَمصلیاً وَمسلماً

یقین کی تعریف

یقین اسے کہتے ہیں جو کسی بھی طرح متزلزل نہ ہو۔

یقین کے درجے

مشاہدات اور مراتب کے لحاظ سے اس کے تین درجے ہیں۔

علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین۔

اگر کسی شئے کے علم کے بارے میں دلیل و برہان کے ذریعے اس حد تک یقین ہو جائے کہ تردد نہ رہے تو اسے علم الیقین کہتے ہیں۔
اگر یہ علم دلیل و برہان سے گزر کر مشاہدہ بن جائے تو اسے عین الیقین کہتے ہیں۔ اگر علم کی حقیقت سامنے آ جائے اور بلا کم و کاست حقیقت شئے یا شئے کی تہہ کا علم ہو جائے تو اسے حق الیقین کہتے ہیں۔

مثلاً میں نے کہا انگور، اور انگور کی تعریف بھی بیان کر دی تو آپ نے یقین کر لیا تو یہ علم، علم الیقین ہے۔
آپ نے پہاڑ پر یا باغ میں جا کر انگور کی بیل پر انگور کے خوشے دیکھ لئے اس کا الگ ذائقہ بھی چکھ لیا، خوشبو سونگھ لی یہ عین الیقین ہے۔ آپ نے یہ علم حاصل کر لیا کہ انگور کی بیل میں انگور کیوں لگتے ہیں؟ زمین میں سے انگور میں مخصوص مٹھاس، کھٹاس، ذائقہ میں قدرت کے کون سے فارمولے کام کر رہے ہیں تو یہ حق الیقین ہے۔

یقین کی اقسام

یقین ایک ذہنی حالت ہے جس میں شخص کسی چیز کے بارے میں مکمل اعتماد یا یقین رکھتا ہے۔ یہ ایک قسم کی یقین دہانی ہے جس میں فرد کسی واقعے، خیال، یا حقیقت کے بارے میں شک و شبہ کے بغیر یقین کرتا ہے۔ یقین کی مختلف اقسام درج ذیل ہیں:

1. عقلی یقین: یہ یقین عقل اور منطق کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ شخص کسی چیز کو منطقی دلائل کی بنیاد پر قبول کرتا ہے۔
2. ایمانی یقین: یہ یقین مذہبی یا روحانی بنیادوں پر ہوتا ہے۔ اس میں شخص اپنے عقائد اور مذہبی تعلیمات پر یقین رکھتا ہے، چاہے اس کے پاس اس کی سائنسی یا منطقی ثبوت نہ ہوں۔
3. تجرباتی یقین: یہ یقین ذاتی تجربات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ جب کسی شخص نے خود کسی چیز کا تجربہ کیا ہو، تو وہ اس کے بارے میں یقین رکھتا ہے۔
4. اجتماعی یقین: یہ یقین کسی گروہ یا سماج کے عمومی عقائد پر مبنی ہوتا ہے۔ جب ایک بڑی تعداد میں لوگ کسی چیز پر یقین رکھتے ہیں، تو وہ اس کو حقیقت سمجھتے ہیں۔
5. نفسیاتی یقین: یہ یقین فرد کی نفسیاتی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔ بعض اوقات لوگ اپنی ذہنی حالت کی بنا پر کسی چیز پر یقین کر لیتے ہیں۔

یقین کی یہ اقسام مختلف موقعوں اور حالات میں مختلف طریقوں سے ظاہر ہو سکتی ہیں، اور ہر ایک کا اثر انسان کی زندگی اور فیصلوں پر پڑتا ہے۔

یقین کی بنیاد

یقین کی بنیاد مختلف عوامل پر منحصر ہوتی ہے، جن میں شامل ہیں:

1. تجربات: انسان کے ذاتی تجربات یقین کی بنیاد بناتے ہیں۔ جب ہم کسی چیز کو بار بار دیکھتے یا محسوس کرتے ہیں، تو اس پر ہمارا یقین مضبوط ہوتا ہے۔

2. علم: علم کا حصول بھی یقین کی بنیاد ہے۔ جب ہم کسی موضوع پر معلومات حاصل کرتے ہیں، تو اس سے ہمارے یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔

3. منطق: منطقی استدلال بھی یقین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر کسی بات کی منطقی بنیاد مضبوط ہو، تو اس پر یقین کرنا آسان ہوتا ہے۔

4. ثقافت اور معاشرت: ہماری ثقافت، روایات اور معاشرتی ماحول بھی یقین کی بنیاد میں شامل ہوتے ہیں۔ ہم اکثر اپنے معاشرتی حلقوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

5. احساسات: بعض اوقات احساسات بھی یقین کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ اگر کسی چیز کے بارے میں ہمیں اچھا یا برا محسوس ہوتا ہے تو اس کا اثر ہمارے یقین پر پڑتا ہے۔

6. معلومات کے ذرائع: جہاں سے ہم معلومات حاصل کرتے ہیں، جیسے کہ کتابیں، انٹرنیٹ، یا کسی ماہر کی رائے، یہ بھی یقین کی بنیاد میں شامل ہے۔

یقین کی یہ بنیادیں مل کر ہماری سوچ اور فیصلہ سازی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

یقین مضبوط کرنے کے چند دواعی

یقین کو مضبوط کرنے کے لیے مختلف موضوعات کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ اہم موضوعات یہ ہیں:

1. نفسیات: نفسیات کا مطالعہ آپ کو خود اعتمادی اور یقین کی بنیادوں کو سمجھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ آپ جان سکتے ہیں کہ کیسے مثبت سوچ اور خود کی قدر کو بڑھا کر یقین کو مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

2. فلسفہ: فلسفہ میں مختلف نظریات اور خیالات کا مطالعہ کرنے سے آپ اپنے یقین کو چیلنج کرنے اور اسے مزید مضبوط بنانے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر وجودیت اور اخلاقیات کی شاخیں اس میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔

3. روحانیت: روحانی متون اور تعلیمات کا مطالعہ بھی یقین کو مضبوط کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ مختلف مذاہب کے اصولوں کو سمجھ کر آپ اپنی زندگی میں مقصد تلاش کر سکتے ہیں۔

4. موٹیویشنل لٹریچر: ایسے کتابیں اور مضامین جو خود کو بہتر بنانے اور کامیابی کے اصولوں پر مبنی ہیں، یقین کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

5. تاریخ: تاریخ کا مطالعہ کرنے سے آپ کو مختلف ثقافتوں اور قوموں کے تجربات سے سبق سیکھنے کا موقع ملتا ہے، جو آپ کے یقین کو مزید مضبوط کر سکتا ہے۔

ان موضوعات پر مطالعہ کرنے سے آپ اپنے یقین کو مضبوط کر سکتے ہیں اور زندگی کے مختلف چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے بہتر طور پر تیار ہو سکتے ہیں۔

یقین کے متعلق چند قرآنی آیات

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

جب تم میں کے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ بزدلی کریں اور اللہ ان کو سنبھالنے والا ہے اور اللہ پر ہی مسلمانوں کا بھروسہ چاہیۓ (سورہ آل عمران آیت نمبر 122)

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تاکید فرمائی کہ تمہیں کفار کی طاقت ، فوج اور اصلحے وغیرہ سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے ، جبکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے ، کفار کو اپنی طاقت اور اصلحے پر بھروسہ ہے اور تمہارا مددگار اللہ ہے ،لہذا تم اسی پر یقین رکھو ، وہ تمہاری مدد ضرور فرماۓ گا ۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

ترجمہ:

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تم کو چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو تمہاری مدد کرے بغیر اس کے اور اللہ پر ہی مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہیۓ (سورہ آل عمران آیت 160)

اس آیت میں رب العالمین نے اپنے بندوں کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ اللہ پر یقین رکھیں ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱذْكُرُوا نِعْمَتَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوٓا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَٱتَّقُوا ٱللَّهَ ۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ ٱلْمُؤْمِنُونَ ۝

ترجمہ:

اے ایمان والو اللہ کی نعمت اپنے اوپر یاد کرو جب ایک قوم نے چاہا کہ تم پر دست درازی کریں تو اللہ نے ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ پر ہی بھروسہ چاہیئے ایمان والوں کو

(سورہ مایدہ آیت 11)

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَـٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝

ترجمہ:

ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان اور مضبوط کردیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کریں (سورہ انفال آیت 2)

اس آیت کریمہ میں ایمان والوں کا وصف بیان کیا گیا اور فرمایا گیا کہ جب صاحب ایمان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کا دل ڈر جاتا ہے اور جب اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو صاحب ایمان کا ایمان اور مضبوط ہوتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر ہی یقین کرتا ہے ۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔

ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو بے شک اللہ سب پر غالب، بڑی حکمت والا ہے (سورہ انفال آیت 49)

اس آیت سے یہ واضح ہے کہ جو شخص اللہ پر یقین اور بھروسہ کرتا ہے ، کامیابی اس کا مقدر ہوا کرتی ہے ، لہذا ہم سبھی کو چاہیے کہ اپنے یقین کو پختہ کریں اور اللہ ہی پر بھروسہ کریں ، یقیناً وہ وہی غالب اور بڑی حکمت والا ہے ۔

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۔

ترجمہ:

اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے (سورہ طلاق آیت 3)

مطلب یہ کہ جو بھی شخص اللہ پر یقین رکھے گا ، اللہ تعالیٰ اسے رزق وہاں سے عطا فرمائے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوگا ، جس کا یقین اللہ پر ہو ، اللہ اسے کافی ہو جاتا ہے ۔

حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو آپ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا" اللّٰہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے رہو ، حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے گھر آکر اپنی زوجہ سے یہ کہا اور دونوں نے یہ وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا، ابھی وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹادیا،ہوا یوں کہ دشمن غافل ہوگیا تھا اور یہ موقع پاکر قید سے بھاگ آیا اور ایک روایت کے مطابق چلتے ہوئے دشمن کے سو اونٹ اور ایک روایت کے مطابق چار ہزار بکریاں بھی ساتھ لے آیا۔ حضرت عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یہ اونٹ یا بکریاں ان کے لئے حلال ہیں ؟ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت دی ۔

آپنے دیکھا کہ وہ شخص جو مشکلات میں صبر کے ساتھ یقین کا جامہ زیب تن کیے رہا اسے اللہ نے وہاں سے نوازا ، جہاں سے اس کا گمان تک نہیں تھا۔

ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرنا چاہئے اور اپنے تمام اُمور میں اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے ۔توکُّل کے بارے میں حضرت عمرفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اگرتم اللہ تعالیٰ پراس طرح توکُّل کروجس طرح توکُّل کرنے کاحق ہے توتمہیں اس طرح رزق دیاجائے گاجس طرح پرندوں کورزق دیاجاتاہے ،وہ صبح کوبھوکے نکلتے ہیں اورشام کوپیٹ بھرکرآتے ہیں ۔

اللہ پریقین رکھنے کاایک ایمان افروزواقعہ

قرآن مقدس میں بڑا مشہور واقعہ ہے جس کا ذکر تکرار کے ساتھ دیکھنے کو ملتا ہے وہ یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں کھڑے تھے ، چاروں جانب دشمن ہی دشمن تھے ، ماہر جادوگر آے ، سانپ چھوڑے ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دستِ مبارک میں ڈنڈا تھا ، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کی : یا اللہ ! کیاکروں ؟ اللہ جل جلالہ نے دنیا کے ماہر جادو گروں کے سامنے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو حکم دیاکہ اے موسیٰ ! عصا پھینک دو ۔

اگر کوئی اور ہوتا تو یہ کہتا کہ اے اللہ! اتنے سارے سانپ ہیں ، ہر چہار جانب دشمنوں کی صف ، بچاؤ کرنے کے لیے صرف ایک ہی ڈنڈا ہے اور تو کہتا ہے کہ اسے بھی پھینک دوں ! مگر ! وہ موسیٰ کلیم اللہ تھے ----خدائے تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ---انہیں اللہ پر اس قدر یقین تھا کہ انہیں اتنی مشکل گھڑی میں بھی ذرا سی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی اور حکم ہوتے ہی ڈنڈا پھینک دیا ، پھر کیا تھا ڈنڈے نے عظیم اژدہے کی شکل اختیار کر لی اور تمام جادو گروں کا مقابلہ کرکے مات دے دی جس کے نتیجے میں کثیر تعداد ایمان لے آئی ۔

یہ تھا اللہ پر یقین کرنے کا اجر اور انعام، جو اللہ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فرمایا، مشکل کی گھڑی میں مشکلات سے نجات دی، قرآن میں ذکر فرمایا اس طور پر کہ ہر عام و خاص اس واقعے سے واقف ہے۔

قرآن مقدس کے اس واقعے سے ہمیں یہی درس ملتا ہے کہ اگر ہم اللہ پر یقین رکھیں تو وہ ہمیں یقیناً بلاؤں سے نجات دے گا اور ہماری غیبی مدد فرمائے گا۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا (سورہ طلاق آیت 3)

یقین کے فوائد

اللہ پر یقین کے کئی فوائد ہیں، جو کہ انسان کی زندگی میں مثبت اثرات ڈال سکتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم نکات پیش کیے جا رہے ہیں:

1. سکون اور اطمینان: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان کو سکون ملتا ہے۔ یہ یقین انسان کو مشکلات میں صبر کرنے کی طاقت دیتا ہے اور دل کو اطمینان بخشتا ہے۔

2. امید اور حوصلہ: اللہ پر یقین رکھنے والے افراد زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے میں زیادہ حوصلہ مند ہوتے ہیں۔ انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ ہمیشہ ان کے ساتھ ہے اور ان کی مدد کرے گا۔

3. اخلاقی رہنمائی: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان کو صحیح اور غلط کا پتہ چلتا ہے۔ یہ یقین انسان کو اچھے اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور برے کاموں سے بچاتا ہے۔

4. معاشرتی تعلقات: اللہ پر یقین رکھنے والے لوگ عموماً ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آتے ہیں۔ یہ ان کے معاشرتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔

5. آخرت کی تیاری: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان اپنے اعمال کا حساب کتاب کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ یہ یقین انسان کو اچھے اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ وہ آخرت میں کامیاب ہو سکے۔

6. ذاتی ترقی: اللہ پر یقین رکھنے والے افراد اپنی زندگی میں بہتری لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ یقین انہیں اپنی کمزوریوں پر قابو پانے اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر بنانے کی تحریک دیتا ہے۔

اللہ پر یقین رکھنے کے مزید فوائد اور ہیں، جو نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی اور ذہنی صحت پر بھی مثبت اثر ڈالتے ہیں۔ یہاں کچھ اہم فوائد درج ہیں:

1. روحانی سکون: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان کو ایک اندرونی سکون ملتا ہے۔ یہ یقین انسان کو مشکلات میں صبر اور حوصلہ فراہم کرتا ہے۔

2. امید اور حوصلہ: جب انسان اللہ پر یقین رکھتا ہے، تو وہ ہر حال میں امید رکھتا ہے۔ یہ یقین انسان کو مشکل حالات میں بھی ہمت دیتا ہے۔

3. منفی خیالات سے بچاؤ: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان منفی خیالات اور احساسات سے دور رہتا ہے، جو ذہنی صحت کے لیے مفید ہے۔

4. اخلاقی رہنمائی: اللہ پر یقین انسان کو صحیح اور غلط کی پہچان کرنے میں مدد دیتا ہے، اور اس کے اخلاقی رویے کو بہتر بناتا ہے۔

5. معاشرتی تعلقات: اللہ پر یقین رکھنے والے لوگ عموماً دوسروں کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرتے ہیں، کیونکہ وہ محبت، ہمدردی اور مدد کا جذبہ رکھتے ہیں۔

6. صحت پر مثبت اثرات: تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مذہبی عقائد اور روحانی مشاغل انسان کی جسمانی صحت پر بھی مثبت اثر ڈال سکتے ہیں، جیسے کہ کم دباؤ اور بہتر نیند۔

7. زندگی کا مقصد: اللہ پر یقین رکھنے سے انسان کو اپنی زندگی کا ایک واضح مقصد ملتا ہے، جس سے وہ اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکتا ہے۔

یہ سب فوائد انسان کی زندگی کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں اور اسے ایک خوشحال اور مطمئن زندگی گزارنے میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔

یقین کے عملی خطوات

اللہ پر یقین رکھنے کے لئے کچھ عملی خطوات یہ ہیں:

1. ایمان کی بنیاد: سب سے پہلے، اللہ کی واحدیت پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ یہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، سب کچھ کرتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

2. نماز قائم کرنا: روزانہ کی پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا ایمان کی مضبوطی کا ایک ذریعہ ہیں۔ یہ اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہیں۔

3. قرآن کی تلاوت: قرآن مجید کی تلاوت اور اس کی سمجھ بوجھ اللہ کی ہدایات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس میں موجود تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

4. دعائیں کرنا: اللہ سے دعا کرنا اور اپنی ضروریات اور خواہشات کا ذکر کرنا، یہ یقین دلانے میں مددگار ہوتا ہے کہ اللہ ہر چیز سن رہا ہے۔

5. نیک اعمال: نیکی کے کام کرنا، جیسے کہ صدقہ دینا، لوگوں کی مدد کرنا اور اچھے اخلاق اپنانا، ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔

6. ذکر و اذکار: اللہ کا ذکر کرنا، جیسے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر، یہ دل کو سکون دیتا ہے اور ایمان کو بڑھاتا ہے۔

7. علم حاصل کرنا: دین کی تعلیمات پر علم حاصل کرنا اور اس کی پیروی کرنا، ایمان کی مضبوطی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

8. مشکلات میں صبر: زندگی کی مشکلات میں صبر کرنا اور اللہ پر توکل کرنا، ایمان کو مزید مضبوط کرتا ہے۔

ان تمام اقدامات کے ذریعے ایک شخص اللہ پر اپنے یقین کو مضبوط کر سکتا ہے اور اپنی روحانی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ کہ ہمیں اور آپ کو اپنے تمام امور کی انجام دہی میں ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ ہی پر یقین کرنا چاہیے اور سب کام اسی کے سپرد کر دینا چاہیے ، جس سے نہ صرف ہم کامیابی کی راہوں کو طے کریں گیں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی و کامرانی سے ہم کنار ہوں گے ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ کریما ! بطفیل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس لائق بنا کہ ہم تیری ذات و صفات پر کامل یقین کے ساتھ زندگی بسر کریں اور اسی یقین کے ساتھ اس دارِ فانی سے کوچ کریں اور مشکلات کی اندھیریوں میں بھی صبر و یقین کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں ۔
آمین بجاہ النبی الامین الامتین الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ۔

طالب دعا:

سید بختیار چشتی

خانقاہ عالیہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ

خلیل پور اٹرام پور، نواب گنج الہ آباد (پریاگ راج)

+91 96218 70786